Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۸ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۲ صلح ۱۳۵۴ہش ۲ جنوری ۱۹۷۵ء	نمبر ۲

جماعت احمدیہ کی طرف سے زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے پہلی قسط کے طور پر تیس ہزار روپے کا عطیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور جماعت کی طرف سے مصیبت زدگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار

ربوہ یکم جنوری ــــ جماعتِ احمدیہ پاکستان کی طرف سے سوات اور ہزارہ کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے پہلی قسط کے طور پر تیس ہزار روپے کے عطیہ کا اعلان کیا گیا ہے۔

محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے آج امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ ہدایت وزیرِ اعظم کی طرف سے قائم کئے گئے زلزلہ زدگان کے امدادی فنڈ میں تیس ہزار روپے کی پہلی قسط روانہ کی ہے اور اِس قومی المیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے گہرے غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے وزیرِ اعظم اور ہر دو ضلعوں کے مصیبت زدگان کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کی ہے۔

زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی اپیل

۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو سوات اور ہزارہ کے اضلاع میں زلزلہ سے بہت وسیع پیمانہ پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور جو لوگ اِس ہولناک تباہی سے بچ رہے ہیں انہیں گھر بار سب کچھ تباہ ہو جانے کے باعث شدید سردی کے موسم میں انتہائی تکلیف دہ حالات میں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اتنے وسیع پیمانہ پر تباہی و بربادی کا رونما ہونا بلاشبہ ایک بہت بڑا قومی المیہ ہے۔ وزیرِ اعظم نے تباہ شدہ علاقوں کا دَورہ کرنے اور ہولناک جانی و مالی نقصان کو بچشمِ خود مشاہدہ کرنے کے بعد زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اِس عظیم قومی سانحہ پر جس نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ اِس امدادی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد اپنی سابقہ روایات کے مطابق اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مصیبت زدہ ہم وطنوں کی مدد کریں گے۔ آڑے وقت میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کرنا احمدیوں کا ہمیشہ طرۂ امتیاز رہا ہے اور وہ مخلوقِ خدا کی امداد کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور قوم کو اِس قسم کی آفات سے محفوظ رکھے اور جو مصیبت وارد ہوئی ہے اسے صبر اور حوصلہ سے برداشت کرنے اور اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار

مرزا منصور احمد

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے البتہ کمزوری کا کچھ اثر باقی ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کمزوری اور ضعف کی شکایت ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک ربوہ میں میری بچی عزیزہ نسیم صدیق کے نکاح کا عزیزم مکرم حمید اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔

احباب اِس رشتہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(محمد صدیق واقفِ زندگی

انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۲۱ نومبر ۷۴ء بروز جمعرات لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نام قانتہ قیوم تجویز ہوا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی بابرکت زندگی سے نوازے اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

(لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ لاہور شہر

۹۷ سی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

۷۴ء آفات اور مصیبتوں کا سال تھا:

کراچی ۳۱ دسمبر۔ وزیرِ اعظم بھٹو آج چین کا مختصر دورہ کرنے کے بعد جب واپس یہاں پہنچے تو ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا یہ سال جس کے چند لمحے ابھی باقی ہیں آفات اور مصیبتوں کا سال نہیں رہا؟ وزیرِ اعظم نے جو کافی غمگین نظر آ رہے تھے کوئی [illegible] بیگم رعنا لیاقت علی سے دریافت کیا کیا آپ بھی وہم اور نحوست وغیرہ کو تسلیم کرتی ہیں؟ اس کے بعد انہوں نے خود ہی جواب دیا میں وہم پرست تو نہیں ہوں تاہم یہ حقیقت ہے کہ اِس سال ہمیں تربیلا کے حادثے سے دوچار ہونا پڑا تربیلا کا بحران ابھی ہمارے لئے شدید تھا۔ نشک سالی نے بھی ہمیں بڑا نچ کیا ہے اور اب زلزلے کا یہ المیہ ہمارے سامنے ہے! وزیرِ اعظم نے قدرے توقف کے بعد کہا یہ سال ختم ہو رہا ہے اب نیا سال طلوع ہوگا ہمیں امید ہے کہ نیا سال خدا کے فضل و کرم سے پورے ملک کے لئے اچھا ثابت ہوگا۔ (مشرق یکم جنوری ۷۵ء صفحہ اوّل)

● لندن ۳۱ دسمبر۔ آج آدھی رات کے بعد نیا سال ایک سیکنڈ دیر سے شروع ہوا یہ بات گرین وچ رصدگاہ کے ایک اعلان میں بتائی گئی۔ لندن اور دوسرے تمام ملکوں کے معیاری اوقات کی گھڑیاں آج رات بارہ بجے ایک سیکنڈ کے لئے روک دی گئیں تاکہ نئے سال کے وقت کو برابر کیا جا سکے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نئے سال کے آغاز میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ زمین کی گردش ہر سال ایک سیکنڈ گھٹتی جا رہی ہے

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبد الحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲؍صلح ۱۳۵۴ ہش

استغفار اور توبہ کی بنیادی اہمیت

۲۸؍دسمبر ۱۹۷۴ء کو ہفتہ کے روز پانچ بجے سہ پہر کے چند منٹ بعد سوات اور ہزارہ کے وسیع علاقوں میں جو ہولناک زلزلہ آیا ہے اور اس کے نتیجہ میں دُور دُور تک جو تباہی ہوئی ہے اور جس وسیع پیمانہ پر جانیں تلف ہوئی ہیں اور جس طرح آنِ واحد میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ زندہ درگور ہوئے ہیں وہ ایک انتہائی المناک قومی سانحہ ہے۔

بعض قومی اخبارات نے اسے پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ قرار دیا ہے اور وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے تباہی و بربادی کا دلدوز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کہا ہے کہ سوات کا حالیہ زلزلہ ۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے زلزلہ سے بھی زیادہ ہولناک تھا۔ اب تک نقصان کا جو سرسری اندازہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق ۱۲ گاؤں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہیں، ۴۷۰۰ آدمی ہلاک ہوئے ہیں اور زخمی ہونے والوں کی تعداد پندرہ ہزار سے بھی اُوپر ہے۔ یہ محض سرسری اندازہ ہے۔ چونکہ بہت سے حصے برف سے ڈھکے ہوئے ہیں اور راستے مسدود ہونے کے باعث ان تک پہنچنا ممکن نہیں ہے اس لئے گمان یہی ہے کہ جب ان علاقوں تک رسائی ممکن ہوگی اور وہاں کے نقصانات کا اندازہ لگایا جائے گا مرنے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ قریباً ایک لاکھ انسان اس تباہی سے متأثر ہوئے ہیں۔ الغرض وادیٔ قراقرم اور ضلع ہزارہ کے شمالی علاقوں میں زلزلہ کی وجہ سے جو تباہی آئی ہے اور اس کے جو دلدوز مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے ہیں ان کے تصوّر سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل سے بے اختیار یہ دُعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔ ہماری قوم کو اس قسم کی تباہیوں سے بچائے اور محض اپنے فضل کے نتیجہ میں اسے زمینی اور آسمانی آفات سے محفوظ رکھے۔ آمین

اس ضمن میں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے کوئی قدرتی یا سماوی آفت ہرگز بھی اتفاقی حادثہ نہیں ہوتی۔ جو آفت بھی نازل ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے ارادے اور مشیت کے ماتحت تقدیرِ الٰہی کے رنگ میں نازل ہوتی ہے اور اُسوقت ہی نازل ہوتی ہے جب زمین پر رہنے والے خود اسکے نزول کے اسباب مہیا کر دیتے ہیں۔ زمین والوں کی اپنی حالت آسمانی آفت کیلئے حق میں محرک کا کام دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ظالم نہیں کہ وہ بلا وجہ اور بلا جواز اپنے بندوں پر آفاتِ سماوی نازل کرے۔ اس قسم کی آفات دراصل ایک تنبیہہ ہوتی ہیں کہ اس کے بندے رو بہ دُنیا ہونے کی بجائے رُو بخدا ہوں۔ اُس سے اپنے گناہوں اور غلط کاریوں کی بخشش طلب کریں اور استغفار اور توبہ کو لازم پکڑ کر اپنے آپ کو اُسکی پناہ میں لے آئیں۔ جو لوگ قبل از نزولِ بلاء استغفار اور توبہ پر دوام اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور اس امر کی نوبت نہیں آنے دیتا کہ ان پر بلاؤں کا نزول ہو۔ اسی طرح جو لوگ نزولِ بلا کے بعد رُو بہ خدا ہو جاتے ہیں اور استغفار اور توبہ کو لازم پکڑتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بلاؤں کے نزول سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت صالح علیہ السلام کے ذریعہ یہ ہدایت فرمائی :۔

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝ (ھود آیت ۶۲)

ترجمہ :۔ تم اُس (خدا) سے بخشش طلب کرو اور اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً قریب ہے (اور دعائیں) قبول کرنے والا ہے۔

اور خود مومنوں کو مخاطب کرکے مزید فرمایا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ :۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو۔ کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس دن اللہ اپنے نبی کو رُسوا نہیں کرے گا اور نہ اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ ان کا نُور ان کے آگے آگے بھی بھاگا جائے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارا نُور ہمارے فائدہ کے لئے پُورا کر دے اور ہمیں معاف فرما، تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے اور آفات سے محفوظ رہنے کے لئے استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنانا اور اس پر دوام اختیار کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں استغفار اور توبہ پر بہت زور دیا ہے اور اس امر کو مومنوں کی ایک لازمی صفت قرار دیا ہے کہ وہ خشیتِ الٰہی کے ماتحت استغفار اور توبہ سے کبھی اور کسی حال میں غافل نہیں ہوتے۔ آج ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم قومی سطح پر استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائیں تا ہمیں بحیثیت قوم اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص حاصل ہو اور ہم اس کی پناہ میں آجائیں اور ہر قسم کی آفات سماوی سے محفوظ رہیں اور ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق ملے اور ملتی چلی جائے جن سے خدا راضی ہوتا ہے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازتا ہے۔

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کی وفات

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ثانی محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم آف لاہور ۲۶ و ۲۷؍دسمبر ۱۹۷۴ء کی درمیانی رات بوقت ½۱۱ بجے اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۵۸ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحومہ بہت ہی شوق سے عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی غرض سے لاہور سے تشریف لائی تھیں اور خاکسار کے ہاں مقیم تھیں۔ ۲۵؍دسمبر کو نماز عید ادا کی اور ۲۶؍دسمبر کو سارا دن جلسہ سالانہ کی کارروائی توجہ اور انہماک سے سُنی اسی رات اچانک دل کا حملہ ہوا اور چند منٹ کے اندر اندر رحلت فرما گئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۷؍دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر پر محترم چوہدری عبد الستار صاحب لاہور نے دعا کرائی۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ان کے والد محترم شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم نے ہندو مذہب ترک کرکے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا تھا۔ بہت مخلص خاتون تھیں۔ عرصہ تک حلقہ سمن آباد لاہور کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ مرحومہ نے پانچ بیٹیاں اور چار فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ اور ان کی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(شیخ نور الحق۔ دار البرکات ربوہ)

5
Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ خدا اور سلسلۂ وحی و الہام

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرق افریقہ

(۳)

حضرت بایزید بسطامیؒ جو ظلی اور بروزی طور پر بایزید محمدؐ کہلاتے اور اس کہنے پر ستر مرتبہ کفر کا فتویٰ انکے خلاف دیا گیا اور انہیں شہر بدر کیا گیا بیان کرتے ہیں :-

ا۔ (عن ابی یزید) قَالَ رَأَیْتُ رَبِّی عَزَّوَجَلَّ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ کَیْفَ اَجِدُکَ قَالَ فَارِقْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ"
(تذکرۃ الاولیاء ص۱۵۹)

میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیری راہ کیسی ہے؟ فرمایا اپنا آپ چھوڑ اور مجھ تک پہنچ جا۔

ب۔ پھر آپ فرماتے ہیں :-
"ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کی کہ کَیْفَ السُّلُوْکُ اِلَیْکَ تیری طرف کس طرح آ سکتے ہیں؟ آواز آئی "اے بایزید! "طَلِّقْ نَفْسَکَ ثَلَاثًا ثُمَّ قُلْ اَللّٰہ"
یعنی پہلے اپنے نفس کو تین طلاقیں دے پھر "اللہ" کہنا۔
(تذکرۃ الاولیاء ص۱۹۸)

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ :-
"جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام موجودات سے استغناء کے درجہ پر پہنچایا، اپنے نور سے منور کیا، عجائب اور اسرار سے واقف کیا اور اپنی عظمت ظاہر کی...... تو میں نے اس کو یقین کی آنکھوں سے دیکھا تو خدا کی بخشش مجھ پر ہوئی اور اس نے فرمایا... ..."جو چاہتے ہو مانگو" میں نے عرض کی میں تجھے ہی چاہتا ہوں کیونکہ تو سب سے افضل ہے۔ فرمایا جب تو میرا ہے تو میں تیرا ہوں۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ۔ میں نے کہا مجھے اپنے ساتھ ہی مشغول رکھ غیر اللہ کو میرے سامنے نہ کر۔ تھوڑی دیر تک مجھے کچھ جواب نہ دیا پھر کرامت کا تاج میرے سر پر رکھ کر فرمایا "سچ کہتا ہے اور سچ کی تلاش کرتا ہے"۔
(تذکرۃ الاولیاء حالات بایزیدؒ)

الشیخ عبدالوہاب الشعرانیؒ :-

ا۔ فَاَلْهَمَنِیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اِنِّیْ اَشْرَبُ مِنْ عَیْنِ الْعَرْشِ۔
(لطائف المنن الکبریٰ للشیخ عبدالوہاب الشعرانی ج ۱ باب ص۱۲۶)

اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ میں عرش کے چشمہ سے پانی پی رہا ہوں۔

ب۔ وَمِمَّا اَلْهَمَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَنَّہٗ جَعَلَنِیْ مِنْ اَھْلِ الْاِلْهَامِ الصَّحِیْحِ غَالِبًا فَکَثِیْرًا مَّا یَسْئَلُنِیْ اِنْسَانٌ عَنْ مَسْئَلَۃٍ لَا اَعْرِفُ فِیْهَا نَقْلًا فَاَتَوَجَّہُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیُلْهِمُنِیْ الْمَنْقُوْلَ فِیْهَا عَلَی الْمُطَابِقَۃِ وَمِمَّا وَقَعَ لِیْ اَنَّ شَخْصًا سَاَلَنِیْ عَنِ الْجُمُعَۃِ فِیْ اَیِّ وَقْتٍ فُرِضَتْ فَاُلْهِمْتُ اَنَّهَا فُرِضَتْ فِیْ ثَانِیَۃَ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَلَمْ یَکُنْ عِنْدِیْ قَطُّ عِلْمٌ مِنْ ذٰلِکَ"
(لطائف المنن والاخلاق للشیخ عبدالوہاب الشعرانی جلد ۲ ص۱۳)

یعنی۔ "اللہ تعالیٰ کے ان الہامات سے جو مجھے ہوئے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے ان اہلِ الہام افراد میں سے بنایا ہے جن پر کثرت سے صحیح الہام ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ سائل مجھ سے ایسا سوال کرتا ہے جس کے منقول جواب سے میں باخبر نہیں ہوتا۔ اس وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ایسی نقل الہام کرتا ہے جس میں وہ جواب منقول ہوتا ہے ایک دفعہ مجھ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ جمعہ کس وقت فرض ہوا تھا؟ تو مجھے الہاماً بتایا گیا کہ جمعہ بارہ ربیع الاول کو فرض ہوا تھا حالانکہ اس سے متعلق مجھے قطعاً کوئی علم نہ تھا۔

ابوالحسن خرقانیؒ (وفات ۴۲۴ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ سے آواز سنی کہ :-
"اے میرے بندے! اگر تو غم لے کر میرے پاس آئے گا تو میں تجھے خوش کروں گا اور جب تو اپنے آپ سے بالکل قطع تعلق کرے گا تو پانی اور ہوا سب کچھ تیرے مطیع کرونگا"
(تذکرۃ الاولیاء۔ شیخ عطار)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ) کا کشف و الہام ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق) :-

ا۔ "ایک دن عالمِ جن و انس کی پیشوائی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے بیٹھے تھے ناگہاں آسمان پر ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم نورانی ہو گیا۔ یہ نور ساعۃ فساعۃ بڑھتا اور روشن ہوتا گیا۔ اس سے اُمّتِ مرحومہ کے اوّلین و آخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی حضرت نے تأمل فرمایا کہ اس مثال میں کس صاحب کمال وجود باجود کا مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ القاء ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام اُمّت کے اولیاء اوّلین و آخرین سے افضل تر ہے۔ پانچ سو بعد ظہور فرما ہو کر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے گا۔ جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہِ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں"۔
(حدیقہ محمودیہ ترجمہ روضہ قیومیہ ص۳۲)

ب۔ "حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کب جانا کہ آپ خدا کے ولی ہیں؟ فرمایا میں دس سال کا تھا اور مکتب جایا کرتا تھا تو ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں میری مدد کے لئے ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں اس وقت تک آپ کے ساتھ رہوں جب تک کہ آپ مکتب میں رہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ :-
"اے عبدالقادر! ہم نے اپنی تائید و ثبات تیرے ساتھ کر دی ہے"۔
(قلائد الجواہر ص۱۶)

ج۔ وَاللّٰہِ مَا اَکَلْتُ حَتّٰی قِیْلَ بِحَقِّیْ عَلَیْکَ اِشْرَبْ وَمَا فَعَلْتُ شَیْئًا حَتّٰی اُمِرْتُ بِفِعْلِہٖ
(قلائد الجواہر ص۳۶)

اللہ کی قسم میں نے کبھی کوئی چیز نہیں کھائی جب تک مجھے یہ نہ کہا گیا کہ میری ذات کی قسم تم ایسا کرو۔ اور میں نے کبھی کوئی کام نہیں کیا جب تک کہ مجھے اس کے کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہام حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی

ا۔ مکتوبات آنجناب کی دوسری جلد ختم ہو کر تیسری جلد شروع ہوئی۔ تیسری جلد کے شروع میں آپ نے اس خوف سے توقف فرمایا کہ جانئے خدا تعالےٰ کی مرضی ہو یا نہ ہو الہام ہوا کہ "یہ سب علوم و معارف ہمارے لکھے ہوئے ہیں اور ہم ہی کہتے ہیں تم ان بالاز علوم و معارف کو بھی لکھو"

(حدیقہ محمودیہ صنہ ۱)

(ب) ندا آئی

اِنَّكَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ

یقیناً تو متقیوں میں سے ہے

(مقامات امام ربانی صنہ ۶۵)

حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ) نے از روئے الہام مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ایک مقام پر فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے الہام سے خبر دی ہے جس کی مجھ سے پہلے خبر نہیں دی گئی۔ اور وہ یہ کہ زمانہ رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ہزار اور چند سال گذر کر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج کریگی اور حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائے گی۔ اور اس زمانہ میں حقیقت محمدی حقیقت احمدی کا نام پائے گی۔ اور مظہر ذات احد جل سلطانہ ہو جائے گی۔

(مبداء و معاد صنہ تصنیف امام ربانی مجدد الف ثانی)

الہام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

اِنَّا جَعَلْنَاكَ اِمَامَ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَاَوْصَلْنَاكَ ذروة سنامها وسددنا طرق الوصول الى حقيقة القرب كلها اليوم غير طريقة واحدة وهو محبتك والانقياد لك۔

ہم نے تجھے اس طریقت کا امام بنا دیا ہے اور تجھے اس کی انتہائی بلندی تک پہنچا دیا ہے اور ہم نے آج حقیقت قرب تک پہنچنے کے تمام طریق بند کر دئے ہیں سوائے ایک طریق کے جو تیری محبت اور اطاعت کا طریق ہے۔

الہام حضرت خواجہ محمد ناصرؒ

(بعض بزرگوں نے انہیں ۱۲ ویں صدی کا مجدد بھی بتایا ہے)

"اذ قال لہ ربہ بالالہام الخاص اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ مقتداءً و اماماً"

(علم الکتاب صنہ ۹۶)

جب اس کے رب نے اسے الہام خاص سے کہا کہ میں تجھے لوگوں کا مقتدا اور امام بناؤں گا

ایک بار آپ کو یہ الہام ہوا کہ

"ہم نے تمہارے نام کو پسند کیا اور مقبول فرما لیا۔ اور تمہاری اولاد کو تمہارے معتقدین و مریدوں کے لئے اس میں دونوں جہان کی برکات داخل فرما دیں۔ جو شخص از راہ عقیدت لفظ ناصر کو اپنے یا اپنی اولاد کے نام میں شمار کرے گا اس کی برکت سے ہمیشہ مظفر و منصور رہے گا۔ اور آتش دوزخ اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شخص اپنی کتاب یا خط کی پیشانی پر ھو الناصر تحریر کرے گا اس کتاب اور خط کے مطالب کو کامیابی ہو گی۔

(میخانہ درد صنہ ۹۲)

الہامات حضرت خواجہ میر درد (المتوفی ۱۱۹۹ھ)

ا۔ خطاب ہوا کہ

"اے درد! وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ"

(میخانہ درد صنہ ۱۳۵)

اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے نماز کو قائم کر رکھا ہے ہم ایسے مصلحین کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے۔

وقال لی بالرأفة الربانية لا تحزن عليهم ولا تكن فی ضيق مما يمكرون انما هم مكروا بالنفاق ومكر الله ان يمدهم فی طغيانهم والله خير الماكرين

(علم الکتاب صنہ ۶۲)

اور اس نے مجھے ربانی شفقت سے فرمایا تو ان پر غم نہ کھا اور ان کی تدبیروں کی وجہ سے تنگی محسوس نہ کر انہوں نے صرف نفاق کے ساتھ تدبیر کی ہے اور اللہ کی تدبیر یہ ہے کہ انہیں انکی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دے گا اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے

نیز آپ (حضرت خواجہ میر درد) فرماتے ہیں کہ جب علم الکتاب ختم ہونے کو تھی تو تین بار مجھے الہام ہوا۔

"اے درد حبیب! تو لوگوں کو یہ مژدہ سنا دے کہ اس مبارک کتاب کے پڑھنے سے ستر ہزار عام آدمی اولیاء کامل ہو جائیں گے۔ اور اس کے پڑھنے سے مومنین کے دل کو کشادگی نصیب ہو گی۔ اور ایک عالم کو نسبت مع اللہ اور خدا کے ساتھ (ساتھ لگاؤ) پیدا ہو گی۔ اور اس کے مطالعے سے بہت سے دل معرفت اور حقیقت سے لبریز ہو جائیں گے۔"

(میخانہ درد صنہ ۱۳۸)

الہام حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ

ا۔ ایک شخص نے سید صاحب سے درخواست بیعت کرنے کی کی تو آپ نے فرمایا توقف کرو۔ اس کے بعد برائے استفسار و طلب اذن اخذ بیعت جناب باری میں التجا کی اخذ بیعت میں تیری کیا مرضی ہے جناب باری سے حکم ہوا کہ "جو کوئی تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا گو وہ لاکھوں ہوں میں ہر ایک کو کفایت کروں گا"۔

(سوانح احمدی مؤلفہ مولوی محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور صنہ ۲۱)

حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ فرماتے ہیں:۔

"دمبدم روح القدس اندر معینی می دمد
من نمی گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم"

یعنی ہر لحظہ اور ہر گھڑی جبرائیل معینؒ کے اندر آکر یہ بات پھونکتا ہے اس لئے میں نہیں کہتا مگر حقیقت یہی ہے کہ میں عیسیٰ ثانی ہو گیا ہوں۔

(دیوان حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ صنہ ۵۷)

صاف طور پر وحی و الہام کا دعویٰ ہے جبرائیل کے اترنے کا دعویٰ ہے۔ بلکہ مسیح ثانی ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور پاکستان کے اسی فیصدی مسلمان حضرت خواجہ معین الدین صاحب کو اپنا مقتدی اور زمانے کا بہت بڑا ولی سمجھتے ہیں۔

الہامات حضرت مولوی عبد اللہ غزنویؒ المتوفی ۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ

وہ اندیں سبب فقیر را الہام شد

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اس سبب سے اس فقیر کو یہ الہام ہوا کہ تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ اختیار نہ کرو

وایضاً اقروا کتابی ولا تقروا کتابی فمن ابتغی وراء ذلك فاولئك هم العادون۔

(مکتوبات مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی صنہ ۳)

میری کتاب کو پڑھو اور اس کے سوا کوئی اور کتاب نہ پڑھو جو لوگ اس سے آگے پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رو دیا اور اس کے آنسو حضرت خواجہ صاحب پر گرے۔ جس سے حضرت خواجہ صاحب بیدار ہو گئے اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ۔ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی مجھے ابھی خواب میں اللہ تعالےٰ نے دکھایا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے میں نے اسکے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔

(ملفوظات جلد ہشتم صنہ ۲)

بعض دفعہ مصلحت الٰہی سے کسی گستاخ اور اہانت کرنے والے کی گرفت میں دیر ہو جاتی ہے تو بعض کمزور ایمان کے مومن بھی پریشان ہونے لگتے ہیں ان سے تو میں یہ عرض کروں گا کہ

صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت با وفا

اور دوسری طرف مخالف یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس کا کیا بگڑ گیا۔ وہ اور بھی شوخی اور گستاخی میں بڑھ جاتا ہے اور مغرور ہو جاتا ہے۔ لیکن بالآخر کوئی ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بڑی سخت گرفت میں آجاتا ہے۔ ایسے لوگ یاد رکھیں

ایں مشو مغرور از حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

"ہنوز دلی دور است"

"کہتے ہیں دہلی میں ایک بزرگ تھا۔ بادشاہ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا اس وقت بادشاہ کہیں باہر جاتا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ڈینٹل سرجن سول ہسپتال لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب ایڈووکیٹ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۳۸/۵ و ۲/۵ واقع محلہ دار البرکات رقبہ فی قطعہ ۱۰ مرلہ الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں قطعہ ۲/۵ چوہدری عبد القدوس اور قطعہ ۳۸/۵ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) مجیدہ بیگم صاحبہ بیوہ۔ (۲) عطیہ بیگم صاحبہ۔ (۳) رضیہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔ لہذا استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا میرے اور میرے بھائی چوہدری عبد القدوس صاحب کے نام بتفصیل بالا منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت

مورخہ ۸؍نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک میرے دوسرے لڑکے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔اے کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ الحمد للہ

نومولود حضرت منشی محمد حسین صاحب سابق کاتب البدر مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑپوتا اور محترمی ڈاکٹر احمد علی صاحب قریشی آف لاہور کا پڑنواسہ ہے۔

احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطاء فرماوے۔ اسلام اور احمدیت کا مخلص خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

شوکت حسین شادؔ مولوی فاضل۔ میرپور خاص سندھ

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب سابق مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کچھ دنوں سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین (سید شبیر احمد شاہ۔ گولبازار۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ سیٹھ محمد دین صاحب آف گوجرہ۔ قضاء الٰہی سے ۶؍دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (مبارکہ امۃ القدوس بٹ دار الیمن غربی ربوہ)

خورشید یونانی دواخانہ

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

گولبازار۔ ربوہ

اپنی جملہ طبی ضروریات وطبی مشورہ کیلئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ فون ۵۳۸

میں اُمتِ محمدیہ کے برگزیدہ بندوں پر وہ اپنا کلام نازل کرتا رہا اور رؤیا اور کشوف اور وحی والہام کے ذریعہ سے اپنی ہستی کا یقینی ثبوت مہیا کرتا رہا ہمارے زمانہ کو بھی خدائے ذوالجلال نے اپنی اِس نعمت سے محروم نہیں رکھا اور اپنے کلام سے برگزیدہ بندوں کو نوازا اور اسلام کی برکات و تاثیرات جیسے پہلے تھیں ویسے ہی اب بھی ہیں۔ وہ خدا اپنے تصرفات اب بھی دکھاتا ہے اور کلام کرتا ہے۔ وہ اب بھی زندہ ہے اور اپنے زندگی بخش کلام سے اپنے زندہ ہونے اور اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہونے پر مُہر ثبت کر رہا ہے۔ اِس صدی کے شروع میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنے دعویٰ کی صداقت میں سینکڑوں اور ہزار دل الہامات رؤیا اور کشوف پیش کئے اور غیبی اسرار سے خدا سے علم پاکر ان کو بیان کیا اور ثابت کیا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ اب بھی دعاؤں کو سُنتا، قبول کرتا، ان کے جواب دیتا اور ناطق خدا ہے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

جبکہ دُوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لَا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا کا مصداق ہو رہا ہے نہ وہ بات کرتا ہے اور نہ سُنتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے۔ ایسے خدا پر ایمان لانے کا کیا مزا جو قریب قریب بُتوں کے ہے، نہ سُنتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے۔ اُس خدا پر ایمان لانے سے مزا آتا ہے جو قدرتوں والا خدا ہے جو زندہ خدا ہے۔ جو آج بھی سُنتا ہے اور جواب دیتا ہے اور اپنے مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کرتا ہے (باقی)

حکم دیا کہ واپس آکر میں تم کو ضرور پھانسی دُونگا اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی۔ جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو اس بزرگ کے دوستوں اور مریدوں نے غمگین ہو کر عرض کی کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے۔

اس نے جواب دیا۔

"ہنوز دِلّی دُور است"!

جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا تو انہوں نے پھر عرض کی مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ "ہنوز دِلّی دُور است"!

یہاں تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا تب لوگوں نے اس بزرگ کی خدمت میں عرض کی کہ اب تو بادشاہ شہر میں داخل ہونے لگا ہے یا داخل ہوگیا ہے۔ مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا کہ "ہنوز دِلّی دور است"۔ اسی اثناء میں خبر آئی کہ جب بادشاہ دروازۂ شہر کے نیچے پہنچا تو اُوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہوگیا"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷)

معلوم ہوا کہ اس بزرگ کو من جانب اللہ الہاماً بتایا جاچکا تھا کہ ایسا ہوگا۔ چونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے وہ ہر زمانہ میں اپنی زندگی کا ثبوت مہیا کرتا رہا ہے اور جس طرح گذشتہ چودہ صدیوں

تقریب شادی

خاکسار کے بھانجے عزیزم میاں عبد المنعم صاحب رضاؔ ایڈووکیٹ ابن محترم میاں عبد الحکیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ منصورہ صاحبہ بنت محترم میاں عبد المجید صاحب بھٹی پرنسپل گورنمنٹ سکنڈری سکول PITISKUM نائیجیریا بعوض -/۵۰۰۰ روپے حق مہر مورخہ ۲۱/۱۲/۷۴ کو بمقام دھرمپورہ لاہور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب فاضل راجوروی نے پڑھا۔ اسی روز تقریب شادی عمل میں آئی۔

مورخہ ۲۲؍دسمبر بوقت دوپہر برادرم محترم میاں عبد الحکیم صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احمدی اور غیر از جماعت اصحاب نے شرکت کی۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے افراد کے لئے یہ تعلق ہر لحاظ سے بابرکت اور خوشیوں کا باعث بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(خاکسار محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ فجی)

اعانتِ الفضل — محترم میاں عبد الحکیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور نے اپنے بیٹے عزیزم میاں عبد المنعم صاحب رضاء ایڈووکیٹ کی تقریب شادی کے سلسلہ میں کسی مستحق کے نام ایک سال کیلئے خطبہ نمبر جاری کرایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی مختصر روداد

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز —— تیسرا اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی ۲۷ دسمبر کو سوا نو بجے صبح زیر صدارت محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم مولوی صالح محمد خاں صاحب شاہد نے تلاوت قرآن کریم کی پھر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے نظم پڑھی۔

اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق

اس کے بعد محترم سید محمود احمد صاحب ناصر استاذ جامعہ احمدیہ نے "اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا انسانیت کے بنیادی حقوق بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ یہ مضمون اشارات کی صورت میں سورہ فاتحہ میں پایا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی کلیدی صفات کی تجلیات اور فیوض اور ان کے ردّ عمل کے طور پر انسان کی ذمہ داری اور جدوجہد کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر انسانیت کو ان صفات کے فیوض سے فائدہ اٹھانے اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے روکا جائے تو یہ اس کے بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ پھر سورہ والناس میں تین پہلوؤں سے انسانیت کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے تحفظ کے ذریعہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آپ نے بتایا کہ قرآن کریم نے نہ صرف انسانیت کے حقوق کی تفصیل بیان کی ہے بلکہ ان حقوق کا منبع اور ماخذ بھی بتایا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ انسانی حقوق ایک طرف الٰہی صفات کا لازمی نتیجہ ہیں اور آسمانی فرمان ان کا ماخذ ہے اور دوسری طرف یہ حقوق انسانی فطرت میں ودیعت کئے گئے ہیں اور اس طرح ان حقوق کو دائمی احترام اور تحفظ دے دیا گیا ہے۔

محترم میر صاحب نے بعض بنیادی حقوق (جو اسلام نے انسانیت کے لئے تسلیم کئے ہیں) بیان کرتے ہوئے بتایا کہ

(۱) اسلام مساوات انسانی پر زور دیتا ہے ہر چند کہ انسان اس کائنات کے تمام مظاہر کے مقابلہ میں ایک بلند ترین مقام پر قائم ہے تاہم انسانوں کے مابین کوئی امتیاز اور تفریق روا نہیں ہے۔ سارے ہی انسان رب العالمین کے بندے ہیں قوم، نسل، ملک، خاندان، مذہب، عقیدہ، جنس، طبقہ، تمدن اور روحانیت کا کوئی امتیاز اس مساوات میں حائل نہیں ہو سکتا۔

(۲) قرآن کریم نے انسانی جان کی حفاظت اور انسانی نفس کی حرمت کو انسان کا بنیادی حق قرار دیا ہے اور اس پر اتنا زور دیا ہے کہ خود انسان کو بھی یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو اس حق سے محروم کر دے۔

(۳) قرآن کریم کے نزدیک کرۂ ارض کے تمام ماخذ بحیثیت مجموعی انسانوں کے لئے ہیں۔ اور ان ماخذ کا انسان کی بھلائی کے لئے خرچ ہونا ضروری ہے لہذا ہر انسان ربوبیت رب العالمین سے مادی، جسمانی اور معاشی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

(۴) قرآن کریم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کمزور طبقات کے حقوق ان ماخذ سے پوری طرح ادا کئے جائیں اور کوئی ایسا معاشی نظام قائم نہ ہو جس میں دولت کا ارتکاز تھوڑے ہاتھوں میں ہوتا چلا جائے پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ پیداوار کے ذرائع ایسے ہاتھوں میں نہ ہوں جو غیر ذمہ دار ہوں۔

(۵) قرآن کریم نہ صرف حریت ضمیر، مذہب و عقیدہ کی آزادی اور فکر و رائے پر ہر قسم کی پابندی کا مخالف ہے بلکہ وہ مخالفین کے عقائد کی توہین اور ان سے استہزاء سے بھی منع فرماتا ہے تا وہ جہالت میں خدا تعالیٰ کو برا بھلا نہ کہیں۔

(۶) قرآن کریم نے انسان کو عزت کی حفاظت کا حق دیا ہے اور مجلس میں کسی شخص سے متعلق ناگوار بات کرنے، بغیر تحقیق کے کسی پر الزام کا تذکرہ کرنے اور غیبت سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

(۷) قرآن کریم انسان کو انفرادی آزادی کا حق بھی دیتا ہے اور اس حق کو صرف اسی صورت میں سلب کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ کوئی شخص دوسرے فرد کی آزادی چھیننے کے لئے اس پر جارحانہ حملہ کرے۔

(۸) قرآن کریم نے ہر فرد کی نجی زندگی کے احترام کا حکم فرمایا ہے اور اس حق کی باریک تفصیلوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(۹) قرآن کریم ہر انسان کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے اور اپنے عقیدہ اور رائے کی تبلیغ و اشاعت کی اجازت دیتا ہے اور اس میں روک ڈالنے والے کی مذمت کرتا ہے۔

(۱۰) دنیا میں مشترک مقاصد کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے قرآن کریم ان مشترک مقاصد کے لئے حق اجتماع اور جماعت بندی کی تائید کرتا ہے۔

(۱۱) قرآن کریم کہتا ہے کہ حکومت کا اختیار حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کو حاصل ہے انسان کو صرف بطور امانت یہ اختیار دیا گیا ہے کسی کو محکوم بنا کر رکھنے کی اجازت نہیں قرآن کریم نہ صرف یہ ہدایت دیتا ہے کہ تمام اقتدار کی ذمہ داریاں صرف اہل لوگوں کے سپرد کرو بلکہ حکام کو باہمی مشورت سے حکومت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

(۱۲) قرآن کریم کے نزدیک ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کرۂ ارض پر آزادی سے سفر اور نقل و حرکت کرے۔ کرۂ ارض پر اذن الٰہی کے بغیر آہنی پردوں کی دیواریں کھڑی کرنا اسلام پسند نہیں کرتا۔

تقریر کے آخر میں محترم میر صاحب نے فرمایا دنیا ۱۰ دسمبر کو بنیادی حقوق کا دن مناتی ہے اور سمجھتی ہے کہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو انسانی بنیادی حقوق کا منشور اقوام متحدہ کے ذریعہ دنیا کو دیا گیا لیکن اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو یہ انسانی حقوق کا صحیفہ اقوام متحدہ کے ذریعہ نہیں بلکہ ۹، ۱۰ ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ کو عرفات اور منیٰ کے وسیع میدان میں دیا گیا۔ اور یہ صحیفہ اور یہ منشور اب بھی کتابوں کے اوراق میں موجود ہے اور آج بھی کرۂ ارض اس پیغام کے سننے اور اس پر عمل کرنے کا محتاج ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک

آپ کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اپنی تقریر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے اس پہلو کو قدرے وضاحت سے پیش کیا کہ آپ کا سلوک اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے کیسا تھا۔ آپ نے فرمایا آپ ساری نسل انسانی کے لئے سراپا رحمت اور شفقت تھے۔ آپ کا دل گداز تھا۔ آپ کے مطہر قلب میں کسی شخص کے لئے کینہ اور بغض نہیں تھا۔ آپ دنیا میں کسی کے دشمن نہیں تھے۔ محترم مولانا نے تاریخ کی کتب اور احادیث سے سیرت نبوی کے اس پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے متعدد واقعات و شواہد پیش کئے اور بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیا۔ وہ لوگ جو آپ کو سب و شتم کرتے تھے، آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مارتے، روحانی تکالیف میں مبتلا کرتے اور قتل کے منصوبے بناتے آپ ان کی ہلاکت کی بجائے ہدایت کے طلبگار ہوتے۔ اہل مکہ نے آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا۔ اس بائیکاٹ کی وجہ سے نہ صرف آپ کو شعب ابی طالب میں ایک لمبا عرصہ محصور رہنا پڑا بلکہ اس کے نتیجہ میں آپ کے شفیق چچا اور آپ کے مشن میں ممد و معاون اور محبت کرنے والی بیوی حضرت خدیجہؓ وفات پا گئیں۔ لیکن جب وہ قحط کی مصیبت میں گرفتار ہوئے تو ان کے رئیس کی التجاء پر آپ نے انکی خوشحالی اور آسودگی کیلئے دعائیں کیں۔

تیرہ سال تک مشرکین سے اذیتیں اور دکھ اٹھانے کے بعد مدنی زندگی میں آپ کو دفاع کی اجازت ملی تو آپ نے جنگ کرنے والوں سے متعلق جو ہدایات دیں ان کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔ آپ نے فرمایا زیادتی نہ کرو، دشمنی کی وجہ سے حق و انصاف نہ چھوڑو، کسی سے دھوکہ نہ کرو، دشمن کے مقتولوں کا مثلہ نہ کرو، عورتوں، بچوں اور راہبوں سے تعرض نہ کرو، ملک میں اصلاح کرو اور لوگوں سے احسان کا معاملہ کرو، دشمن کی عبادت گاہوں کو نہ گراؤ، ان کے قیدیوں سے محبت اور مہربانی کا سلوک کرو، جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ، اگر دشمن صلح کی طرف راغب ہو تو اس سے صلح کر لو، اگر بر سر جنگ مشرکوں میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو۔ آپ میدان جنگ میں قتل ہو جانے والے دشمنوں کی تدفین خود کرواتے، دشمن کی تکلیف کو اپنی تکلیف خیال فرماتے۔ بدزبان غدار اور خون کے پیاسے دشمنوں پر جب بھی آپ کو غلبہ نصیب ہوا آپ نے ہمیشہ عفو اور درگذر سے کام لیا۔ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی مخالفین کے حقوق کی پاسداری کی۔ ان سے غیر معمولی رواداری کا سلوک کیا۔ مفتوح دشمنوں کے احساسات کا ہمیشہ خیال رکھا۔

محترم مولانا نے فرمایا اسلام مذہبی آزادی کا علمبردار ہے وہ حریت ضمیر کی حمایت کرتا ہے۔ اس نے تبدیلی عقیدہ کے لئے کسی پر زور نہیں ڈالا کسی سے جبر سے کام نہیں لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی اس تعلیم پر پوری طرح عمل کیا جاتا تھا۔ دنیا کے بڑے بڑے فاتح اور بادشاہ ظالم دشمن کی طاقت و سطوت کو پامال کرنا اور اس کے مظالم کی پاداش میں اس سے انتقام لینا اپنا حق سمجھتے ہیں مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مفتوح و مغلوب دشمن سے ہمیشہ ہی عفو و درگذر سے کام لیا۔ آپ نے ہمیشہ ہی رحمت و رافت کا نمونہ پیش کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ پہلو نہ صرف فقید المثال ہے بلکہ شدید سے شدید معاندین اسلام بھی اس کے معترف ہیں۔

(باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۴۵۴